بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اٰنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✲ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۱۱ رجب ۱۳۶۲ھ | ۱۴ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ وفا ۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ کل تمام دن ٹمپریچر ۹۹ سے کم رہا۔ لیکن شام کو ۲ر۹۹ ہوگیا۔ آج صبح ۳ر۹۷ ہے۔ کھانسی میں پہلے سے کمی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

افسوس منشی عطا محمد صاحب پٹواری محلہ دار البرکات فوت ہو گئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کی دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ رجب ۱۳۶۲ھ

کاروباری منافع کیلئے اظہار حق سے گریز اور پیغام صلح

مولوی عبد الماجد صاحب دریا بادی مدیر صدق نے قرآن کریم کے انگریزی میں ترجمہ کا کام شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا پارہ "تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس پارہ کے مقدمہ میں مولوی عبد الماجد صاحب نے ان تراجم کا ذکر اور مترجمین کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جن سے انہوں نے اپنے ترجمہ میں استفادہ کیا ہے۔ مگر اس فہرست میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا نام تک نہیں۔ یہ بات پیغام صلح کی برہمیٔ مزاج کا باعث ہوئی ہے اور اس نے "مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کی اخلاقی جرأت کہاں گئی" کے عنوان سے اس پہ ایک تند سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں مولوی عبد الماجد صاحب پر یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ "انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کا ذکر اس لئے نہیں کیا۔ کہ اس سے اُن کے ترجمۂ انگریزی کی فروخت پر اثر پڑے گا۔ اور عام مسلمانوں میں یہ ترجمہ مقبول نہیں ہوسکیگا"

مولوی عبد الماجد صاحب کے مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن کا ذکر نہ کرنے کے متعلق ہم نے چونکہ ان کا بیان نہیں سنا۔ اس لئے اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر کرنا مناسب نہیں البتہ بطور اصل ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ بلکہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ انسان جس سے کوئی استفادہ کرے۔ اس کا شکریہ ادا کرے۔ ممکن ہے پیغام کی یہ رائے صحیح ہو۔ کہ مولوی عبد الماجد صاحب نے اس خوف سے مولوی محمد علی صاحب کا نام نہیں لیا۔ کہ اس سے اُن کے ترجمہ کی فروخت پر اثر پڑے گا۔ اور عام مسلمانوں میں ان کا ترجمہ مقبول نہ ہوسکیگا۔ پیغام صلح نے اسے اخلاقی جرأت کو بہت تھوڑی قیمت پر فروخت کر دینا اور کمزوری قرار دیا ہے۔ لیکن ہم اپنے معاصر کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ وہ اس قدر برہم نہ ہو۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے اگر اس خوف سے کہ ان کا ترجمہ فروخت اور عام مسلمانوں میں مقبول نہ ہوسکے گا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا ذکر نہیں کیا۔ تو یہ ایک ایسی کمزوری ہے جس کا اظہار خود مولوی محمد علی صاحب بھی کرچکے ہیں۔ موقعہ آنے پر کسی دنیوی یا کاروباری نفع کی امید پر اپنے دلی خیالات۔ عقائد و جذبات کو چھپانا اگر قابل اعتراض فعل ہے اور یقیناً ہے۔ تو ہمیں معاف کیا جائے۔ کہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اس اعتراض کی زد سے بچ نہیں سکتے۔

کیا معاصر پیغام صلح اس حقیقت سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمہ میں یہ کمزوری ضرور دکھائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے عقائد و خیالات کو عمداً چھپایا ہے۔ قرآن کریم کی کئی ایسی آیات اور کئی مقامات ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت پر استدلال کیا ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس بات کی پوری پوری احتیاط کی ہے۔ کہ کسی جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ آسکے۔ کہنے کو تو وہ حضور علیہ السلام کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ مہدی کہتے ہیں۔ اور اس دور کا مجدد ظاہر کرتے ہیں لیکن اس مسیح موعود، مہدی اور مجدد نے قرآن کریم کی جن آیات سے اپنی صداقت پر استدلال کیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر میں ان کا ذکر تک نہیں آنے دیا۔ مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فیض رسانی کا اعتراف کیا ہے اور تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ ترجمہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی تحریک سے متاثر ہو کر ہی کیا ہے۔ لیکن محرک کے دعاوی اور انکی صداقت کے دلائل کا سارے ترجمہ اور تفسیر میں کہیں ذکر تک نہیں کیا حالانکہ اگر نیت ہوتی۔ تو کئی مواقع ایسے تھے جن پر ذکر آسکتا تھا۔ پس اگر محض اس احتمال کی بناء پر کہ مولوی عبد الماجد صاحب نے ضرور مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن سے استفادہ کیا ہوگا۔ وہ اس وجہ سے زیر الزام آسکتے ہیں۔ کہ انہوں نے مولوی صاحب کا شکریہ کیوں ادا نہیں کیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سب کچھ سیکھنے اور حضور علیہ السلام ہی کی طفیل اس کام کی طرف متوجہ ہونے اور آپکے دعاوی پر ایمان رکھنے کے دعویٰ کے باوجود مولوی صاحب اپنی ترجمہ و تفسیر میں کسی جگہ بھی حضور علیہ السلام کا ذکر نہ کرنے کے الزام سے بری ہوسکتے ہیں۔ اور اسی پر بس نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے حضور علیہ السلام کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ اور جن آیات سے حضور کی صداقت ظاہر ہوتی ہے وہاں اُسے ثابت نہیں کیا۔ بلکہ برملا حضور علیہ السلام کے بعض عقائد کی مخالفت کی ہے۔ اور جس سے فیض حاصل کیا۔ اور وہ اپنے ترجمہ کو جس کے مشن اور خواہش کی تکمیل سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کے عقائد و خیالات کی تردید و تغلیط پر اپنا زور قلم صرف کرتے ہیں۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے بقول معاصر پیغام صلح جو اخلاقی کمزوری دکھائی ہے۔ وہ کتنی بڑی سہی۔ مگر اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے معاصر پیغام صلح کو ہماری

اخباری کاغذ کے "پرمٹ"

کنٹرولر آف نیوز پرنٹ نئی دہلی نے اخبارات کے نام جولائی۔ اگست اور ستمبر ۱۹۴۳ء کے لئے اخباری کاغذ کے "پرمٹ" ارسال کئے ہیں۔ لیکن ان پرمٹوں کے باوجود مارکیٹ سے کاغذ نہیں ملتا۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کاغذ کی فرموں نے کاغذ دبا لیا ہے۔ یا ان کے پاس کاغذ موجود ہی نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کاغذ دستیاب نہیں ہو رہا۔ حکومت نے بھی ابھی تک کوئی ایسا انتظام نہیں کیا۔ جس سے اخبارات "کو اجازت ناموں" کی رُو سے مقررشدہ مقدار میں کاغذ مہیا ہو سکے۔

کاغذ کا کوئی انتظام کئے بغیر حکومت کا "اجازتنامے" جاری کرنا محض تمسخر ہے۔ کیا کنٹرولر صاحب نیوز پرنٹ اس اہم معاملہ کیطرف توجہ مبذول فرمائیں گے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"میری تحریک یہ ہے۔ کہ ہر شخص جو غلہ اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے جمع کرے۔ اس کا چالیسواں حصہ قادیان کے غربا کے لئے نکال لے۔ اس طرح ان کے غریب بھائیوں کو صرف روٹی ہی نہیں ملے گی۔ بلکہ یہ قربانی کا احساس ان کے اندر سال بھر تقوےٰ پیدا کرنے کا موجب بنتا رہے گا"

شہری جماعتیں عموماً اور زمیندارہ جماعتیں خصوصاً توجہ فرمائیں۔ کہ کیا وہ حضرت اقدس کے اس ارشاد پر لبیک کہہ چکی ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تفصیلی اطلاعات

ڈلہوزی ۱۰ جولائی (۸ بجے صبح) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل بھی خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ گو پرسوں کی سیر کے بعد رات کو ضعف کی وجہ سے پسینے آتے رہے۔ کل دن میں بھی پسینے آتے رہے۔ خدا کے فضل سے حضور نماز جمعہ میں شرکت کے لئے اپنے مکان سے صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے مکان پر جہاں نماز جمعہ کا انتظام تھا تشریف لائے الحمد للہ علیٰ ذالک

کل تمام دن میں بخار نہ تھا۔ لیکن کسی ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۸.۰۸ ہو گیا تھا۔ البتہ کھانسی میں کسی قدر زیادتی رہی۔ آج رات کو نیند اچھی آگئی

۱۱ جنوری (نو بجے صبح) کے خط میں لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے کل شام کا ٹمپریچر ۹۹ درجہ تھا۔ آج صبح ۹ بجے ۹۷.۸ ہے۔ کھانسی کم ہے۔ رات کو نیند آگئی۔ کل تھوڑی دور تک سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا کی طبیعت تا حال اچھی نہیں ہوئی۔ بخار میں تخفیف ہے مگر کمزوری اور جسم کے درد کی شکائت بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حضور کے دوسرے اہل بیت خیریت سے ہیں۔ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو دو تین روز سے پھر بخار اور گلے کے ورم کی شکائت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

دعائے مغفرت

حضرت منشی چراغ الدین صاحب بٹالوی جو کسی زمانہ میں ریاست کپورتھلہ میں ملازم تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم مخلص صحابی تھے۔ ۲۵ مئی کو بمقام بٹالہ انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد وفات مرحوم کی نعش کو بذریعہ لاری قادیان لایا گیا۔ اور صحابہ کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔ حضرت مولوی سرورشاہ صاحب نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ مرحوم کی عمر ایک سو سال کے قریب تھی۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے

سید محمد اسحٰق

جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۷ جولائی بروز ہفتہ بوقت ۹½ بجے شب بیرون بھاٹی گیٹ لاہور منعقد ہوگا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب مولوی عبد المالک صاحب و ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل بی تقاریر فرمائیں گے۔ خاکسار عبد الرشید قریشی بھاٹی گیٹ لاہور

اخبار احمدیہ

انصار قادیان اور تیسری یاد دہانی

انصار قادیان کے مندرجہ ذیل حلقہ جات کا بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات یوم تبلیغ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جو جو حلقے کسی انصار کے پہلے سے تجویز ہیں۔ یا ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء سے قبل بعد ترمیم نئے حلقے تجویز ہوں۔ اس کے مطابق ہر ایک انصار نے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ پر جانا ہوگا۔ زعماء صاحبان انصار اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو تبلیغ پر بھجوانے کے ذمہ وار ہوں گے۔ حلقے مندرجہ ذیل ہیں۔ جنہوں نے ۱۵ جولائی کو تبلیغ پر جانا ہوگا۔

(۱) حلقہ شمال پرانی آبادی (جس میں مندرجہ ذیل محلہ جات شامل ہیں۔ قصر خلافت سے بجانب شمال الحکم سٹریٹ بڑا بازار معہ اندرونی کوچہ جات مغلاں و خوجیاں و حلقہ محلہ دار الفتوح سٹار ہوزری تک (۲) محلہ دار الفضل و دار السعة۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ برائے مہتمم تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ

درخواست ہائے دعا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور تا حال بیمار ہیں (۲) مولوی بشارت احمد صاحب امروہہ کے بھائی ظفر الاسلام صاحب کی صحت خراب ہے۔ (۳) میاں محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس جالندھر بیمار ہیں۔ اور ان کے لڑکے عبد القیوم صاحب کی ترقی کا سوال درپیش ہے۔ (۴) حافظ مبین الحق صاحب امرتسر کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں (۵) رحمت علی صاحب لنگے ایک مقدمہ میں

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ

بتوسط نظارت تالیف و تصنیف

(۲۶)

غالباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دن مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولوی صاحب کی ظاہری ہیئت ایک غریب زمیندار کی سی تھی۔ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی تعریف میں اپنا ایک عربی قصیدہ مسجد مبارک میں حضور پُر نور کی موجودگی میں پڑھا۔ حاضرین مجلس اس زمیندار ٹائپ شخص کا علم و فضل دیکھ کر حیران اور حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے بعد میں مولوی صاحب سے حضور علیہ السلام نے مخاطبہ فرمایا۔ اور کچھ عربی کتب بھی عطا فرمائیں۔

(۲۷)

گورداسپور کے سفروں میں بندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری کے ساتھ ساتھ بہمراہی بھائی مدد خان صاحب و احمد نور صاحب کابلی شامل سفر رہا۔ اس وقت میری عمر ۱۶ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ ہم تینوں پیدل سفر کرتے۔ ایک ایک لاٹھی بنظر حفاظت ہمارے پاس ہوتی تھی۔ چونکہ سڑک کچی ہونے کے باعث یکہ یا رتھ متواتر دوڑ نہ سکتے تھے۔ اس لئے ہم بخوبی ساتھ ساتھ پہنچتے تھے۔ جب سواری دوڑتی تھی۔ تو پچھلے ڈنڈے کے سہارے ہم بھی دوڑتے جاتے تھے۔ جب سواری آہستہ ہو جاتی۔ تو ہم بھی آہستہ ہو جاتے۔ اور حضور علیہ السلام کی سواری کے ساتھ ساتھ رہتے۔

(۲۸)

گورداسپور کا سفر عموماً رتھ میں ہوتا تھا۔ اور کبھی یکہ میں بھی۔ قادیان سے گورداسپور جانے کا راستہ موضع تتلہ کے پاس نہر کی پٹڑی پر سے ہوتا ہوا پھر جرنیلی کچی سڑک میں ہوتا تھا۔ جو گورداسپور کے قریب چند میل میں پکی سڑک پر موضع اوجلہ کے قریب سے گزرتا تھا۔

(۲۹)

ایک دفعہ جبکہ گورداسپور جا رہے تھے حضرت اقدس کے ساتھ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی بیٹھے تھے۔ ایک موقعہ پر سواری میں بیٹھے ہوئے مولوی صاحب کے دریافت کرنے پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ وہ بادشاہ جو ہمارے کپڑوں سے بموجب الہام برکت ڈھونڈیں گے۔ وہ ہمارے سلسلہ کے ہوں گے۔

(۳۰)

ایک دفعہ گورداسپور سے واپسی کے وقت سواریوں کے ستانے کے لئے یا نماز مغرب ادا کرنے کی غرض سے موضع تتلہ سے پرے کسی مقام پر ٹھہرے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیچے نہر کی سیڑھیاں اتر کر پانی کے قریب جا بیٹھے۔ مولوی محمد علی صاحب بھی جو دوسرے یکہ میں سوار تھے اتر کر حضور علیہ السلام کے پاس آ بیٹھے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ یہ یاد نہیں کونسا مہینہ تھا۔ وہاں نہر کے پانی میں مصری گھول کر حضور علیہ السلام اور مولوی صاحب نے شربت پیا۔ اور حضور علیہ السلام نے ازراہ مہربانی ہم لوگوں کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔ کہ انہیں بھی پلاؤ نہر کے پانی میں مصری گھلا ہوا شربت حضور کی اقتداء میں ہم نے بھی پیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک

(۳۱)

مَیں نے گورداسپور کے سفروں کے دوران میں حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک سواری میں بیٹھ کر سفر کرتے ہوئے مولوی محمد احسن صاحب کو اور مفتی محمد صادق صاحب کو دیکھا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ شائد حکیم فضل دین صاحب کو بھی دیکھا ہے۔ مگر اول الذکر دونوں کا رتھ کی سواری میں حضور علیہ السلام کے ساتھ بیٹھنا اچھی طرح یاد ہے۔ حضور اور حضور علیہ السلام کے ہمراہیوں کی سواریوں کا انتظام قادیان اور گورداسپور دونوں جگہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کیا کرتے تھے۔ آپ ایک طرح سے سفر گورداسپور کے مہتمم تھے۔

(۳۲)

ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم کی تبدیلی گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور سے گورداسپور میں جنرل ڈیوٹی پر اور پھر پلیگ ڈیوٹی پر مقدمہ کرم دین کے ایام میں ہو گئی۔ جب ڈاکٹر صاحب مرحوم نے قادیان میں آکر حضرت اقدس کو اپنی تبدیلی کی اطلاع دی۔ تو حضور علیہ السلام بڑے خوش ہوئے۔ اور فرمایا اچھا ہوا ڈاکٹر صاحب آپ آ گئے ہیں ہمیں وہاں کے قیام میں بڑی دقت ہوتی ہے اس لئے آپ وہاں ایک بڑا سا مکان کرایہ پر لے لیں۔ جس کا کرایہ ہم ادا کر دیا کرینگے اور آپ وہاں قیام کریں۔ ہم جب پیشی کے لئے آیا کریں گے۔ تو وہاں اترا کرینگے چنانچہ حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے گورداسپور میں تالاب کے نزدیک ایک وسیع مکان ۱۵ روپے ماہوار کرایہ پر لے لیا۔ جس میں حضرت اقدس معہ احباب ٹھہرا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ بابو نور الدین صاحب مرحوم احمدی کلرک ڈاکخانہ بھی اسی مکان میں (معہ ہر دو اہل و عیال) قیام رکھتے تھے چونکہ آتما رام مجسٹریٹ کے وقت مقدمہ کی پیشی جلدی جلدی ہوا کرتی تھی۔ اور اس کا ارادہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جب تک مقدمہ ختم نہ ہو۔ روزانہ پیشی ہو۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اہل بیت کو بھی گورداسپور لے آئے اور مہمانوں کے لئے زائد رہائش کے طور پر اس مکان کے سامنے والے میدان میں برلب تالاب (جو اب خشک ہے۔ اور سرکاری ہسپتال کے سامنے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر کی جانب غرب ہے) خیمے لگائے گئے۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شادی ہو چکی تھی۔ اور آپ بھی معہ حرم محترم گورداسپور میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق یاد نہیں۔ کہ وہ بھی گورداسپور حضور علیہ السلام کے ساتھ آ گئے تھے۔ یا انہیں تعلیم کی خاطر قادیان میں ہی ٹھہرنا پڑا تھا۔ ہاں یہ تو یاد ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت سکول سے فارغ ہو چکے تھے۔

(۳۳)

حضور کا معمول تھا۔ کہ گورداسپور کی کچہری میں مقدمہ کی پیشی پر عدالت میں جانے سے پیشتر ایک چھوٹے سے کمرہ میں اس کا دروازہ بند کر کے علیحدگی میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

(۳۴)

حضور علیہ السلام کے قیام گورداسپور کے دوران میں اکثر دوست لاہور۔ امرتسر۔ اور دیگر مقامات و قرب و جوار سے ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے۔ جن کے کھانے اور رہائش کا انتظام بڑے پیمانہ پر ہوتا تھا۔ اور اس غرض کے لئے مذکورہ بالا مکان پندرہ روپے ماہوار کرایہ پر لے رکھا تھا۔

(۳۵)

خواجہ کمال الدین صاحب ہر پیشی پر پشاور سے تشریف لاتے۔ اور چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی وکالت کا لائسنس لے رکھا تھا۔ اس لئے آپ بھی گورداسپور پہنچ جایا کرتے تھے ان کے علاوہ بالالتزام میاں معراج الدین صاحب عمر بھی لاہور سے ہر پیشی پر پہنچ جایا کرتے تھے۔

اسلام اور نشاۃ ثانیہ

مسلمانوں کے تنزل وادبار اور یورپ کی انتہائی مادی ترقی کے تاثرات کے نتیجہ میں یہ ذہنیت اب تک بعض لوگوں میں کارفرما نظر آتی ہے۔ کہ اسلام نعوذ باللہ انسان کی ترقی میں ایک بہت بڑی روک ہے۔ چنانچہ موسیو لی بان اپنی تصنیف تمدن عرب کے شروع میں یورپین خیالات کی اس طرح ترجمانی کرتا ہے:۔

"ٹور کی لڑائی نے دنیا کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ اگر فرانسیسی مسلمانوں سے شکست کھاتے تو عالم مسلمانوں کے ہاتھ آ جاتا۔ اور یورپ اور تمام دنیا کی ترقی کا ستیاناس ہو جاتا۔ کیونکہ وہ جذبہ جو انسان کی ترقی کا باعث ہوتا ہے مطلق مسلمان کی فطرت میں نہیں ہے"۔

اس مذموم اور کورانہ ذہنیت سے احسان فراموش یورپ کی فضا مسموم ہے۔ جو اسلام کے آغوش میں ایک زمانہ تک تربیت پانے کے بعد مادی ترقی کی جھلک دیکھ چکا ہے۔ یہ ترقی جو اسلام کے بلند نقطہ نگاہ کے لحاظ سے فانی اور زوال پذیر اور بلحاظ آخری نتائج کے تباہ کن ہے۔ جیسا کہ آج ظاہر ہے۔ اس لئے آج خود مسلمان بھی اس سے متاثر ہیں۔

گو یورپ کی مادی ترقی کا آفتاب ہر مبصر کی نگاہ میں نصف النہار سے گذر کر مائل بہ زوال ہے۔ لیکن ابھی معلوم نہیں اور کتنے عرصہ تک وہ دنیا کی عامیانہ اور سطحی نگاہوں کو خیرہ کئے رکھے۔ اس لئے خود نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کی اکثریت اس ذہنیت کی حامی ہے۔ اور جہلاء و عوام تو اپنی جہالت کی وجہ سے پہلے ہی یہ عقیدہ خود ساختہ رکھے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام اور دنیوی ترقی نعوذ باللہ متضاد ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عام مسلمان اسلام کی تعلیم سے علماً و عملاً بہت حد تک ناآشنا ہیں۔ اور یہی ضرورت اسلام میں ایک عظیم الشان آسمانی مصلح کی داعی ہے۔ چنانچہ اس دور مادیت میں، بانی احمدیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا سرسری مطالعہ ہی اس نتیجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ کہ اسلام ایک کامل دستور العمل ہے۔ جو اگر ایک طرف روحانیت یعنی پاکیزگی اور طہارت نفس اور خدائے برتر کے ساتھ کامل تعلق کو حیات انسانی کا اصل مقصد قرار دیتا اور روح انسانی کو حیرت انگیز رفعت و عظمت کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ تو دوسری طرف وہ بلند سے بلند دنیوی ترقی میں بھی بہترین معاون و مددگار ہے۔

چنانچہ اسلام جہاں تہذیب اخلاق اور اصلاح عالم پر زور دیتا ہے۔ وہاں وہ بہترین طرز کی جہانگیری اور جہانداری کے مکمل اصول و ضوابط بھی پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہزارہا علوم و فنون اور ایجادات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس حکیمانہ تعلیم کو مضبوطی سے دستور العمل بنائے رکھا۔ اخلاقی اور روحانی اور علمی ترقی کے علاوہ دنیوی جاہ و حشمت اور مال و دولت بھی ان کا طغرائے امتیاز رہا۔

اسلام کہیں فن جہازرانی اور اس کے ذریعہ عالمگیر تجارت اور ترقی علم و دولت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہیں طبعیات اور قوانین نیچر پر غور و فکر کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی رغبت دلاتا بلکہ مسلم کی علامت قرار دیتا ہے۔ کہیں دولت و ثروت کے لئے بہترین مصارف مقرر کرتا اور قومی فنڈز اور بنکوں کے قیام کیلئے ہدایات دیتا ہے مثلاً اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما۔ اور آیت لتبتغوا فضلا من ربکم میں مال و دولت کو مدار زندگی اور خیر و فضل کے نام سے موسوم کیا ہے

ان فی خلق السمٰوات والارض و اختلاف الیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها۔ اور اسی قسم کی کئی دیگر آیات میں فن جہازرانی اور اس کے مقاصد و اغراض نیز تسخیر آب و باد کی طرف لطیف اور پر حکمت انداز میں توجہ دلائی ہے۔ جس پر آج دنیا کی عالمگیر تجارت اور اقتصادی ترقی کا دارو مدار ہے۔ ریڈیو اور وائرلیس اس تسخیر کا عالم افروز کرشمہ ہے۔ آج یورپین اقوام اسی بحری قوت کے حصول کے لئے اور اس کے ذریعہ دنیا کی دولت کو سمیٹنے اور اسے ہوسناکی کے جہنم کی بھینٹ چڑھانے کے لئے خون کے سیلاب میں غوطہ زن ہیں۔ اسی قوت و دولت کے بل بوتہ پر ان مدعیان تہذیب میں اس قدر خونخواری انسان کشی اور مردم آزاری کا سیلاب اُمڈ رہا ہے۔ کہ انسانیت اس سے تھرا اٹھی ہے۔

اسی طرح ایسی آیات و ہدایات سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ جن میں خزائن قدرت سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور دنیا کو ان سے فائدہ پہنچانا مسلمانوں کے خصائص و فرائض میں سے قرار دیا گیا ہے۔

قومی فنڈز اور ملکی دولت کا بہترین مصرف صرف اسلام نے ہی تیرہ صدی پیشتر بیان کیا ہے۔ مثلاً ذرائع آمد و رفت اور مسافروں کے آرام و سہولت کے لئے بہتر سے بہتر سامان مہیا کرنا فاقہ کشی اور گردش زمانہ کے اسیروں کو رستگاری دلانا۔ جابر حکومتوں کی غلامی سے آزاد کرانا۔ اقوام عالم اور حکومتوں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانا اور اس طرح ساری دنیا میں امن و امان قائم کرنا۔ جہالت کے گڑھے سے نکال کر علمی اور ذہنی روشنی کے سامان میسر کرنا اور ملک میں عام تعلیم کا رواج دینا۔ فن زراعت کے لئے محکمہ آبپاشی اور اس کا قائم کرنا۔ پبلک ورکس کے ماتحت غذا لباس اور مکانوں کا انتظام۔ محکمہ تعمیر کا قیام۔ دیگر ملکی اغراض کے ماتحت تعمیرات مثلاً فوجی بارکوں۔ آرسنلز اور شفا خانوں اور تعلیمی اداروں کے لئے انتظام تعمیرات غرض انسانی جسم و ذہن اور اس کے اخلاق کی اعلیٰ ترین ترقی کے لئے ممکن سے ممکن بہترین سامانوں کا مہیا کرنا۔ ملک کی ثروت اور قومی فنڈز کا مصرف قرار دیا ہے۔ اور اس کو حکومت و تنظیم کے فرائض و مناصب میں داخل کر دیا۔ چونکہ مسلمانوں نے روحانی تنظیم کے علاوہ بہترین جسمانی تنظیم کا کام بھی سرانجام دینا تھا۔ اور ایک نئی و خوشنما دنیا کی تعمیر کے لئے بنیاد استوار کرنا تھا اور اس کا دارومدار ایک حد تک لطیف اور صحت و قوت بخش خوراک اور لباس پر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو بہترین صحت و قوت بخش اچھے اخلاق اور لطیف جذبات پیدا کرنے والی اغذیہ اور صحت و زینت بخش لباس و مکانات۔ پھل اور میوہ جات کے استعمال کرنے کی طرف بھی مختلف آیات میں توجہ دلائی۔ اور ساتھ ہی ایسی غذاؤں اور لباس کے استعمال سے روکا ہے۔ جن سے صحت کے خراب ہونے اور جذبات خبیثہ اور اخلاق فاحشہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور جائز غذاؤں و دیگر سامانوں کے استعمال کی حدبندی مقرر کر دی۔ جسم کے علاوہ مکانوں اور کوچوں۔ سڑکوں اور گذرگاہوں کی صفائی و آراستگی کے احکام بھی نافذ کئے۔

ان تمام تعلیمات کے ذریعہ مسلمانوں کے اندر ترقی کا نہ مٹنے والا جذبہ پیدا کر دیا۔ جس کے اعتراف پر خود بعض مستشرقین یورپ بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔ آج بھی یورپ کی نشاۃ ثانیہ جس پر یورپ مغرور و مفتخر ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبۂ ترقی پر مطعون ہے۔ درحقیقت قدیم مسلمانان عرب کی ہی مرہون منت ہے۔ جو علم کی مشعل لے کر

جاہل و ناکندہ تراش یورپ میں پہنچے۔ اور اسے علم و دانش اور آداب انسانی سے واقف کیا۔ چنانچہ موسیو لی بان اپنی تصنیف تمدن عرب میں رقمطراز ہے:۔

"اگر عربوں کا نام تاریخ سے نکال دیا جاتا تو یورپ کی علمی نشاۃ ثانیہ کئی صدی تک پیچھے ہٹ جاتی۔ علوم عربیہ کا تسلط یورپ کے دار العلوموں پر اس درجہ تھا کہ فلسفہ کے علم میں بھی جس میں عربوں نے زیادہ ترقی نہیں کی۔ انہی کی تصانیف پر دارومدار تھا۔ عربوں کا اثر یورپ کے فنون حرفت پر اور بالخصوص طرز تعمیر پر یقینی اور بلاشبہ ہے۔ اُن کے علمی اور دماغی تسلط نے یورپ کیلئے علوم و فنون اور ادب و فلسفہ کا جس سے وہ بالکل ناواقف تھا دروازہ کھولدیا۔ اور چھ صدی تک یہی عرب ہمارے استاد اور ہمیں تمدن سکھانے والے تھے۔ دماغی اور اخلاقی لحاظ سے انہوں نے یورپ کو متمدن بنا دیا۔ ۵۰۰ برس تک ممالک یورپ کے مدارس عربوں کی ہی تصنیفات پر زندہ رہے۔ اور کیا بلحاظ ترقی دولت اور کیا بلحاظ ترقی علمی پچھلی قوم عرب ہی تھے جنہوں نے یورپ کو مہذب بنا دیا۔ جب انکی تحقیقات علمی اور انکی ایجادوں پر نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی قلیل مدت میں ان سے زیادہ کسی قوم نے ترقی نہیں کی"۔

موجودہ دور مادیت میں جہاں حضرت بانی جماعت احمدیت کے مبارک ہاتھوں سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور احیاء ثانی کی بنیاد رکھی گئی ہے وہاں انکے ساتھ ہی آپ کے ہاتھوں سے مادیت کے ہوشربا اور سوسائز بُت پر درحقیقت ضربِ کاری لگا دی گئی ہے اور اب آپکے ذریعہ دورِ روحانیت کا موسم بہار شروع ہے۔ دنیا کے موجودہ نظام کی تخریب میں اسلامی نظام کی شاندار تعمیر مضمر ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ اور اب آپکے ہی مقدس فرزند موعود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں اسکی تکمیل مقدر معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح آج باوجود مذاہب کے اختلاف کے مغربی تہذیب دنیا پر غالب آئی ہوئی ہے۔ اسی طرح ہمارا کام ہے کہ ہم اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن کو اس قدر رائج کردیں کہ لوگ خواہ عیسائی ہوں مگر انکی تہذیب اسلامی ہو لوگ خواہ مذہباً ہندو ہوں مگر انکی تہذیب ان کا تمدن اسلامی ہو"۔

پس ایک حقیقت شناس احمدی کے نزدیک موجودہ انقلابی دور دراصل اسلام کیلئے اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت خطرناک دَور ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت فضل عمر خلیفۂ وقت کے کشوف والہامات کی بناء پر مستقبل قریب میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دَور سے تبدیل ہونیوالا ہے۔ ان مہیب خطرات کے بادلوں میں اُسے آفتاب اسلام کی ضیاء بار شعاعیں نظر آرہی ہیں۔ اور دنیائے مادیت اب بہر حال دنیائے روحانیت کی کنیز بن کر رہیگی۔ اور اسکی ترقی روحانیت کی ترقی کے ساتھ مشروط کردی جائیگی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کیمطابق اس وقت سے پہلے اپنے اوپر تغیر عظیم پیدا کرلیں۔

خاکسار:۔ ملک ظفر اسلام قادیان

نو سالہ حساب اپنے سامنے رکھ کر نظر ثانی کریں!

(۱) مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ مالابار سال اول سے اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دے رہے ہیں۔ مگر ان کا چندہ تحریک جدید کے اصول اور قواعد کے مطابق نہ تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ سال اول انہوں نے ۶۰ روپے دیئے تھے۔ اب دوسرے سال ان کو قواعد کے مطابق ۶۰ روپے سے زیادہ دینے تھے۔ مگر دیئے ۵۵۔ اور تیسرے سال ۵۰ دیئے۔ ظاہر ہے کہ ان کے ۶۰-۵۵-۵۰ کی رقوم جو سہ سالہ دَور اول کی کہلاتی ہیں مطابق قواعد نہیں۔ کیونکہ اس دَور میں شرط یہ تھی اور ہے۔ کہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کیا گیا ہو۔ یا جس کا نہ ہو۔ وہ اب کرے۔ مولوی صاحب کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو آپ نے اب ۶۰-۶۱-۶۲ کی ترتیب کر کے سال پہلے سے اضافہ کردیا۔ تا یہ دور اول مطابق اصول تحریک جدید ہو جائے۔ وہ لوگ جن کے سال اول دوم سوم میں اس قسم کی کمی ہو۔ وہ اب اس کا ازالہ کرلیں۔ ورنہ اس کی وجہ سے وہ سابقون اولون میں آنے سے محروم ہو جائیں گے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ وہ دور اول کی ادا کردہ رقم کو سامنے رکھ کر دیکھے۔ اگر اس نے پہلے سال جو رقم دی ہے۔ وہ دوسرے اور تیسرے سال سے زیادہ ہے تو چاہیئے کہ دوسرے سال کی رقم کو دوسرے سال سے زیادہ کرلے۔ تا پہلا سہ سالہ دور ہر سال اضافہ کے ساتھ بن جائے۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے ۸۶ روپے کمی ادا کر کے مندرجہ بالا حساب کرلیا۔ جو سابقون اولون کے اس گروہ کا ہے۔ جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرتا گیا ہو۔ اور خاص گروہ وہ ہے جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور دوسرے بہت سے احباب کرام ہیں۔ حضور نے اس گروہ کے متعلق بھی فرمایا تھا۔ کہ دس سال ہر سال اضافہ کے ساتھ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے۔ مگر ابھی میں اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ پس جن کا حساب باوجود ہر سال ایک ایک ماہ کی آمد دینے کے تحریک جدید کے اصول کے مطابق نہیں۔ وہ اب اپنے گزشتہ سالوں میں کچھ اضافہ کر کے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کے مطابق کرلیں۔ بعض وہ ہیں کہ ان کا دَور اول تو مطابق قواعد ہے۔ اور دَور ثانی کے سال اول یعنی سال چہارم میں بعض نے سال اول کے مطابق دیگر آئیندہ سالوں میں اضافہ کیا ہے۔ چونکہ حضور نے سال چہارم میں یہ اعانت دی تھی کہ جن کا بوجھ بھاری ہو اور وہ تیسرے سال کی ادا کردہ رقم پر اضافہ نہ کرسکتے ہوں۔ وہ چوتھے سال بجائے تیسرے سال کی رقم پر اضافہ کرنے کے پہلے سال کے برابر دے لیں۔ اور پھر آئیندہ سالوں میں اضافہ کرتے جائیں ایسے دوست بھی سابقون اولون میں ہونگے۔ کیونکہ ان چوتھے سال کی کمی بھی سال چہارم میں پہلے سال کے برابر دیکر آئیندہ سالوں میں اضافہ کرتے جانا رعایت سے فائدہ اٹھانا ہے۔ مگر سابقون اولون کا ایک گروہ وہ تھا۔ اور ہے جو ہر سال اضافہ کرتا رہا۔ جیسا کہ حضور خود۔ اب وہ لوگ جو سال چہارم میں پہلے سال کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ مگر سال سوم سے کم دیکر اضافہ کرتے رہے ہیں۔ وہ نو سالہ حساب سامنے رکھ کر سال چہارم میں کم دینے کا ازالہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ چوہدری نذیر محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی نے اپنا نو سالہ چندہ یوں ادا کیا ہوا تھا ۲۸۰ - ۲۹۷/۸ - ۳۳۲ - ۲۹۰ - ۲۹۲/۴ - ۲۹۵/۱۲ - ۲۹۶/۱۲ - ۳۰۰ - ۳۷۰ ظاہر ہے کہ یہ حساب سابقون اولون کے درجہ دوم ۲۲ کے مطابق تو ہے یعنی جنہوں نے سال چہارم میں پہلے سال کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ مگر سال سوم سے کم دیکر اضافہ کیا ہے لیکن ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کے مطابق نہیں۔ جب آپ کو نو سالہ حساب پہونچا۔ تو آپ نے ۱۴۹/۴ کی رقم مزید ارسال کر کے اپنا نو سالہ حساب یوں کرلیا۔ ۲۸۰ - ۲۹۷/۸ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۷۰ - ۳۷۱۔ اب آپکا حساب ہر سال پہلے سال سے اضافہ کیساتھ ہوگیا جزاکم اللہ وہ دوست جنکو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ اور انکا ایمان اور ان کا اخلاص کہہ رہا ہے۔ کہ اس گروہ میں آنا ہے جس میں حضرت امیر المومنینؓ ہیں وہ اب بھی دور ثانی کی ادا کردہ رقوم میں مزید اضافہ کر کے سابقون اولون کے گروہ درجہ اول میں آسکتے ہیں جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ نو سالہ حساب صرف انکا بنایا جاتا ہے اور اطلاع کیجاتی ہے۔ جنکا سال نہم ادا ہو جاتا ہے۔ پس وہ جو ابھی تک سال نہم ادا نہیں کرسکے۔ وہ ۳۱ جولائی کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور کوشش کرکے ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ سال نہم سو فیصدی مرکز میں داخل کرلیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۰۸ منکہ نور داد ولد کرم الدین صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن کھاریاں ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اسوقت چار بیگہ زمین قیمتی ایک ہزار روپیہ واقع کھاریاں ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان واقع کھاریاں ہے۔ جس کی مکانیت دو پختہ کمرے چھ مرلہ زمین ہے۔ میں ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ موجودہ صورت حالات میں میری ماہوار آمدن پر ہے۔ جو کہ فی الحال پندرہ روپے ماہوار بمعہ قحط الاؤنس ہے میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اپنی آمدن کی کمی و بیشی کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی کو دیتا رہونگا۔

العبد:۔ نور داد حال کارکن تالیف و تصنیف قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام حسن لائبریرین قادیان گواہ شد:۔ نعمت اللہ نگران بک ڈپو۔

نمبر ۶۸۰۹ منکہ امۃ الرشید شوکت زوجہ ملک سیف الرحمن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد میں سے حسب ذیل زیورات میرے پاس ہیں:۔ کانٹے ایک جوڑی طلائی وزنی نصف تولہ/ موجودہ قیمت للعہ ۴۰ بندی طلائی ایک عدد/ وزنی ایک تولہ قیمتی لعہ ۸۰ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی ۹ ماشے قیمت ۶۰/- روپیہ اس کے علاوہ مبلغ پانچ سو روپیہ بنصف جن کے ڈھائی سو روپے ہوتے ہیں میرا مہر ہے۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ادائیگی وصیت کے وقت جو قیمت مذکورہ بالا زیورات کی بازار میں پڑے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کردونگی۔ نیز مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ دس روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر خزانہ میں داخل کرادوں تو وہ رقم میری جائیداد کے حصہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید شوکت۔ گواہ شد ملک سیف الرحمن واقف زندگی خاوند موصیہ۔ دار المجاہدین۔ گواہ شد:۔ چراغ دین والد موصیہ۔

نمبر ۶۸۱۲ منکہ سکینہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمن صاحب بی۔اے قوم الرائی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاک خانہ دیالگڑھ حال چک ۱۲۷ رکھ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل وصیت ہے:۔ مہر مبلغ چھ صد روپیہ واجب الادا و بذمہ خاوند۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۳ تولہ قیمتی موجودہ ۲۴۰/- روپیہ سوئی یک طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی موجودہ نرخ ۳۰/- روپیہ کانٹے طلائی جوڑی ۹ ماشہ قیمتی موجودہ نرخ ۶۰/- روپے۔ انگوٹھی طلائی یک قیمتی عہ ۳۰ روپے کل جائیداد ۹۶۰/- روپے ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۳۱/- روپے بمعہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں ادا کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ:۔ (استانی) سکینہ بیگم بہلول پور ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ الیاس الدین والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن خاوند موصیہ۔ ہیڈ ماسٹر چک ۳۳۳ ج۔ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔

نمبر ۶۸۱۴ منکہ مرزا عبد اللطیف ولد مرزا عبد الحق صاحب قوم مغل پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت تنخواہ مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جائیداد کی قیمت کے طور پر ادا کروں۔ تو وہ کل رقم واجب الادا سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد:۔ مرزا عبد اللطیف بی۔اے۔ آفیسر کیڈٹ۔ ایچ کمپنی آئی۔ایم۔اے ڈیرہ دون حال واردئی دہلی۔ گواہ شد غلام محمد بی۔اے آنرز ٹرانسلیٹر سیشن کورٹ دہلی۔ گواہ شد:۔ احمد دین احمدی بقلم خود ہیڈ کلرک آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری دہلی۔

(Ordnance clothing Factory Delhi)

نمبر ۶۸۱۵ منکہ خان بہادر ولد مہدی خان قوم اعوان پیشہ مزدوری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۳ء ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرا والد زندہ ہے۔ میرا گذارہ مستقل آمد بصورت مزدوری پر ہے۔ جس کا اندازہ موجودہ قیمت میں دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ فقط المرقوم ۷ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ خان بہادر معرفت سکرٹری جماعت احمدیہ دہاڑی منڈی ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد مقدم زراعت سکرٹری جماعت احمدیہ دہاڑی منڈی ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۸۱۷ منکہ غلام نبی ولد قائم علی قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن موضع بکھو بھٹی ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے میری ملکیت اراضی واقعہ موضع بکھو بھٹی تخمیناً آٹھ گھماؤں ہے۔ اور اراضی رہن لی ہوئی تخمیناً مبلغ چار صدر روپیہ کی ہے۔ اور ریاست بہاولپور میں دو مربعہ اراضی غیر مستقل بادائیگی اقساط ہیں جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جائیداد مذکورہ بالا کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر میں اپنی جائیداد کی مقررہ رقم اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ وہ میرے وارثان سے میری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔ العبد:۔ غلام نبی ولد قائم علی۔ بکھو بھٹی ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد اسلم پسر موصی۔

گواہ شد:۔ علی محمد موصی و اصحابی۔

نمبر ۶۸۱۸ منکہ حسام الدین ولد باگا خاں قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بکھو بھٹی ڈاکخانہ پھلورا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۵/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ میری اسوقت ملکیت تخمیناً دس گھماؤں ہے۔ اراضی رہن لی ہوئی تخمیناً مبلغ -/۶۰۰ روپیے کی ہے اور ریاست بہاولپور میں دو مربعہ اراضی غیر مستقل بادائیگی اقساط ہیں۔ جائیداد کی کمی و بیشی کی اطلاع انجمن کو مطلع کرتا رہونگا۔ جائداد مذکورہ بالا کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور میں اپنی تمام جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت انجمن کو دے دونگا۔ یا رہن کر دونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ ادا نہ کر سکوں۔ تو انجمن کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثان سے ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی تو اسپر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔

العبد:۔ حسام الدین ولد باگا ساکن بھکھو بھٹی

گواہ شد:۔ علی محمد موصی و صحابی ککھانوالی۔

گواہ شد:۔ غلام حسین پسر موصی۔

نمبر ۶۸۱۹ منکہ علی احمد ولد سردار خاں قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن رسول پور بھلیاں۔ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اراضی اسوقت ۵ گھماؤں ایک کنال ہے۔ جس کی اسوقت قیمت تقریباً دو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جب تک حصہ وصیت ادا نہ کرونگا آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ مبلغ دو صد روپیہ اگر اپنی آمدنی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو مرنے کے بعد میرے وارثوں سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصول کرنے کا حق ہوگا نوٹ۔ قیمت اراضی یا جائیداد کی کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔

العبد:۔ علی احمد موصی۔ گواہ شد:۔ نبی احمد ولد علی احمد۔ گواہ شد:۔ علی محمد موصی و صحابی ککھانوالی۔

نمبر ۶۸۲۱ منکہ محمد اشرف صحابی ولد فتح محمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء چک ۱/۱۱۰ تحصیل و ضلع منٹگمری حال سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۵/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک مربعہ زمین واقعہ چک ۱/۱۱۰ تحصیل و ضلع منٹگمری میں ہے۔ جس کی اسوقت قیمت تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہے یعنی زمین ناقص ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت مبلغ چالیس روپے تنخواہ لیتا ہوں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تنخواہ ماہ بماہ حصہ وصیت ادا کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور مبلغ پانچہزار قیمت مربعہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگا۔

نوٹ۔ قیمت مربعہ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ جبتک حصہ وصیت مربعہ ادا نہ کروں تو آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہوں گا۔ مبلغ پانچ صدر روپیہ اگر میں ادا نہ کر سکوں تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن میرے وارثوں سے وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔

العبد:۔ محمد اشرف انسپکٹر مارکیٹ سیالکوٹ شہر

گواہ شد:۔ شریف احمد بھتیجہ محمد اشرف صاحب

گواہ شد:۔ علی محمد موصی صحابی۔

نمبر ۶۸۲۳ منکہ حیات محمد ولد خان محمد صاحب قوم جٹ پیشہ نقیب مسجد احمدیہ لاہور عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن دھیر کے کلاں ڈاکخانہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۶/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موضع دھیر کے کلاں میں ہم چار بھائیوں کے پاس ۱۶ گھماؤں اراضی مشترکہ ہے۔ جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ یہ چار گھماؤں اراضی میرے قبضہ میں ہے۔ گو کاغذات پٹواری میں تاحال دیگر بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اور میرے نام پر منتقل نہیں ہوئی۔ اس چار گھماؤں اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرا ایک رہائشی مکان موضع دھیر کے کلاں میں واقعہ ہے جو میں نے اپنی بیوی کو بعوض حق مہر اسے دیدیا ہوا ہے۔ اور کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اسوقت میں جماعت احمدیہ لاہور کا ملازم ہوں اور مجھے ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ اور -/۵ روپے مہنگائی الاؤنس ملتا ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تا زیست ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ محمد حیات نقیب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد:۔ محب الرحمن سکرٹری تعلیم و تربیت لاہور۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم سکرٹری مال لاہور۔

نمبر ۶۸۲۵ منکہ صفیہ بیگم زوجہ سید محمد احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد منقولہ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور مبلغ -/۶۰۰ روپے کا زیور طلائی نیز نصرت گرلز ہائی سکول میں مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار پر معلمہ دستکاری ہوں۔ میں اپنی جائیداد جو کل مبلغ سولہ صدر روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ماہوار آمد کا حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں زیور اور مہر کا کچھ حصہ ادا کر دوں اور رسید لے لوں تو وہ اس سے منہا سمجھا جائیگا۔ میری وصیت کے میرے ورثاء پابند ہونگے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ جولائی۔ وشی ریڈیو نے انقرہ کی اطلاعات کے حوالے سے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکی شام کی سرحد کو از سر نو بند کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ شام میں فوجوں کی نقل و حرکت عمل میں آ رہی ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ پولینڈ کی جرمن فوج سے بہت سے آدمی بھاگ رہے ہیں جنوری سے مارچ تک ۳۷۲ بھگوڑوں کو موت کی سزا دی گئی۔ ۳۱۰ بھگوڑے سزا کا انتظار کر رہے ہیں۔

چنگکنگ ۱۱ جولائی۔ چینی کمانڈر انچیف نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت تک چین کی لڑائی میں ۱۹ لاکھ ۳۰ ہزار ۹۳۹ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جاپانیوں کو اس وقت تک اپنے ۱۲۰۴ جنگی جہازوں سے محروم ہونا پڑا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ ریزرو بنک کے گورنر اور ڈپٹی گورنروں کے تقرر کا اعلان بہت جلد ہو جائیگا۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ سر ڈیشمکھ کو گورنر بنا دیا جائے گا۔ جو اس وقت ڈپٹی گورنر ہیں۔ دو ڈپٹی گورنر ہوں گے۔ ایک مسلمان اور دوسرا یورپین غالباً مسٹر محمد حسین آئی۔ سی۔ ایس۔ یو۔ پی اور انگلستان کے ایک ماہر کو ان اسامیوں پر مقرر کیا جائے گا۔

چنگکنگ ۱۱ جولائی۔ میڈم چیانگ کائی شیک نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ میرا ہوائی جہاز کینیڈا سے چین واپس آ رہا تھا۔ ہوا باز امریکن تھا۔ طیارہ برما کی فضا میں اڑ رہا تھا کہ تیل کے ٹینک میں کچھ خرابی پیدا ہوگئی ہوا باز کا خیال تھا۔ کہ وہ ہندوستان کی فضا میں اڑ رہا ہے۔ اس نے ایک ہوائی اڈے کو دیکھ کر وہاں اترنے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر یہ اڈہ ہندوستانی اڈہ نہیں تھا۔ اترنے سے قبل ہوا باز کو کچھ شبہ ہوا اور اس نے واپس لوٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ بعد میں میرا طیارہ ہندوستان کے ایک اڈے میں اتر گیا۔ اس وقت ٹینکی کا تیل ٹھیک ٹھیک کر بالکل ختم ہو چکا تھا۔

بڑودہ ۱۱ جولائی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر محمد عثمان سے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے پوچھا۔ کہ کیا یہ خبر صحیح ہے۔ کہ مسٹر گاندھی نے وائسرائے کے نام خط لکھا۔ کہ میں اگست والا ریزولیوشن واپس لینے کو تیار ہوں۔ سر محمد عثمان نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ ۸ جولائی تک تو ایسے کسی خط کے متعلق کوئی اطلاع نہیں تھی۔

لنڈن ۱۱ اطالوی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کے نیشنل بنک کے سونے پر جس کی قیمت ۶ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر بیان کی جاتی ہے۔ ڈاکر میں اتحادیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

نیویارک ۱۱ جولائی۔ امریکن وزیر مالیات نے کہا۔ کہ اب تک امریکہ ایک نوجوان ملک کہلاتا ہے۔ لیکن اب کچھ عرصہ کے بعد ایک پرانا ملک ہو جائے گا یعنی جنگ میں جانی نقصانات کا خیال نہ کرتے ہوئے اگلے سال امریکہ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ سسلی میں برابر فوجیں اتاری جا رہی ہیں۔ گیسلا پر دشمن نے اتحادی قبضہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ تیس ہزار جرمن سپاہی اس شہر کا بچاؤ کر رہے تھے۔ امریکن طیارے دشمن کے ٹھکانوں پر سخت بمباری کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ جنرل آئزن ہاور خود سسلی پہنچ گئے ہیں۔ وہ کل سویرے ایک ڈسٹرائر میں وہاں اترے اور اپنے جرنیلوں سے مشورے کر رہے ہیں۔ ایک غرض ان کی یہ بھی ہے کہ لڑائی کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ایک اخباری بیان میں آپ نے کہا کہ لڑائی کی حالت تسلی بخش ہے اور ہمیں کامیابی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجوں نے سو میل لمبے ساحلی علاقہ پر قبضہ کیا ہے جو کہیں کہیں دس میل سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں کئی ہوائی میدان دس بندرگاہیں اور ریلوے سٹیشن ہیں۔ اتحادی حملہ میں جو فوجیں حصہ لے رہی ہیں۔ ان میں آٹھویں فوج کے کچھ دستے بھی شامل ہیں۔ اور پہلے انہی دستوں کی ٹکر جرمنوں سے ہوئی سالی برا پر قبضہ کے لئے اتحادی فوجیں آٹھ میل اندر بڑھ گئی ہیں۔ امریکن فوجوں نے لیگاٹا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی محاذ پر دشمن نے ۴۵ ٹینکوں اور بہت سی پیدل فوج کے ساتھ سات جوابی حملے کئے۔ مگر سب کو ناکام کر دیا گیا۔ سارا کیوز والی سڑک پر اب اتحادیوں کا پوری طرح قبضہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ ویول نے مسٹر جنکنز آئی۔ سی۔ ایس کو اپنا پرائیویٹ سکرٹری مقرر کیا ہے۔ آپ سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ہیں۔ اور اسوقت انگلستان آن ڈیوٹی گئے ہوئے ہیں۔

ماسکو ۱۳ جولائی۔ کرسک کے محاذ پر بیالگراڈ کے علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کے ۱۲۲ ٹینک اور ۱۸ ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ جرمن حملوں کا زور بدستور ہے۔ اوریل کے محاذ پر بھی انہوں نے زور کا حملہ کیا۔ مگر بڑے روسی مورچوں تک نہ پہنچ سکے۔ بیالگراڈ کے علاقہ میں انہوں نے روسی مورچوں میں بیس میل لمبا جو شگاف کیا تھا۔ اسے بھی وہ چوڑا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کرسک کے محاذ کے شمالی سرے پر کل جرمنوں نے چار سو ٹینکوں کی مدد سے بڑا حملہ کیا۔ مگر روسیوں نے منہ توڑ جواب دیا۔ روسی توپیں اور ہوائی جہاز دشمن پر دھواں دھار بمباری کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ سالومنز میں اڑھائی ہزار میل کے علاقہ میں اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر دو سو ٹن بم برسائے۔ کولمبنگارا کے پاس جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ جاپانی جہاز شمال کی طرف بھاگ نکلے۔ امریکن طیاروں نے کسکا پر شدید گولہ باری کی۔ الیوشنز میں چار جاپانی مال بردار جہاز نظر آئے۔ ان پر حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا گیا۔ دوسرے کو ڈوبتا ہوا چھوڑ دیا اور دو کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ کل برطانی طیاروں نے شمالی فرانس میں جرمن کارخانوں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے ایک سرنگیں صاف کرنے والے جہاز کو نقصان پہنچایا گیا۔

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ بنگال اسمبلی میں کل صوبہ میں خوراک کی صورت حالات پر بحث شروع ہوئی۔

واشنگٹن ۱۳ جولائی۔ نیو جارجیا میں منڈا کے ہوائی اڈہ پر سخت حملہ کیا۔ دشمن کا ایک گیریزن تباہ کر دیا گیا۔ اردگرد کے جزائر پر بھی سخت حملے کئے گئے۔ تین سو میل شمال مغرب میں رباؤل پر ۳۵ ٹن بم پھینکے گئے۔ نیوگنی میں سالاموآ کو بھی خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر